غوثِ پاک کے نام کا بکرا ذبح کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر: Lar-7405-1 تاریخ: 04-04-2018

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کہتا ہے کہ کسی جانور کو اس لیے رکھا جائے کہ اس کو داتا صاحب یا غوث اعظم رحمہا اللہ تعالی کے لیے ایصال ثواب کی نیت سے ذبح کرنا ہے، تو جائز ہے، مگر بکر کہتا ہے: یوں کسی بزرگ کے نام سے جانور رکھنا جائز نہیں، یہ ناجائز و حرام بلکہ شرک ہے اگرچہ وقت ذبح اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے، ان دونوں میں سے کون صحیح ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زید کی بات درست ہے، جبکہ بکر کی بات سراسر جہالت اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے، کیونکہ کسی بزرگ کے نام پر جانور رکھنا، ان کی طرف منسوب کرکے پکارنا اور ان کے ایصال ثواب کے لیے ذبح کرنا شرعا بھی جائز ہے اور عقلا بھی درست ہے۔

اس کو سمجھنے کے لیے چند باتیں پیش نظر رہیں:

(1) مسلمان اللہ تعالیٰ کے نام پر جس جانور کو ذبح کرے وہ حلال ہے۔ البتہ اگر ذبح کرنے والا جانور کو ذبح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے نام کی بجائے کسی اور کا نام لے، تو وہ جانور حرام ہو جائے گا اور عام طور پر کسی مسلمان سے ایسا ہونا بہت بعید ہے۔

(2) اگر بوقت ذبح جانور پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے، لیکن اس کو ذبح کرنے سے مقصود کچھ اور ہو، تو اس سے جانور حرام نہیں ہو جاتا۔ جیسے قصاب کا جانور ذبح کرنے سے مقصود مال کمانا ہوتا ہے اور شادی بیاہ کرنے والے کا مقصود لوگوں کو کھانا کھلانا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ تو بعض صورتوں میں باعث ثواب ہوتا ہے۔ جیسے حدیث پاک میں ارشاد ہوا کہ جس نے مہمان کے لیے جانور ذبح کیا، تو یہ جانور اس کی طرف سے جہنم کا فدیہ ہو جائے گا۔ اسی طرح کسی

بزرگ کو ایصال ثواب کے لیے جانور ذبح کرنا بھی مستحب و مستحسن عمل ہے۔

(3) رہی یہ بات کہ اس جانور کو بزرگوں کی طرف نسبت کرکے اس طرح پکارنا کہ غوث پاک کا بکرا، داتا صاحب کی گائے وغیرہ۔ تو یہ بھی درست ہے اور اس سے مراد ہوتا ہے وہ جانور جو فلاں بزرگ کے ایصال ثواب کے لیے ہے، کیونکہ ایک چیز کو دوسری کی طرف منسوب کرنے کے لیے ان کے درمیان ادنی سا تعلق بھی کافی ہوتا ہے اوراضافت سے ہر جگہ عبادت مراد نہیں ہوتی۔ جیسے احادیث میں صوم داؤد (حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے) اور صلوۃ داؤد (حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز) کا تذکرہ ہے اور جیسے کہتے ہیں مسافر کی نماز، اونٹوں کی زکوۃ وغیرہ ۔اس سے کوئی بھی یہ مراد نہیں لیتا کہ معاذ اللہ! یہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کی عبادت کے لیے ہیں یا یہ نماز مسافر کی عبادت کے لیے ہے بلکہ ایک تعلق کی بنا پر اضافت کی گئی ہے، اسی طرح یہاں بھی ایک تعلق (یعنی ان بزرگوں کے ایصال ثواب کے لیے ہونے) کی وجہ سے نسبت کی جاتی ہے، لہٰذا اوپر مذکور حکم بالکل واضح ہو گیا۔

اس کے جزئیات درج ذیل ہیں:

قرآنِ مجید میں اللہ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے: ﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا جائے۔" (پارہ6، سورۃ المائدۃ، آیت3)

اس آیت میں ﴿ما أهل لغیر الله به﴾ (یعنی وہ جانور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا جائے) سے مراد وہ جانور ہے جس پر ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لیا گیا ہو۔ بزرگوں کے نام پر رکھے ہوئے یا ان کے ایصال ثواب کے لیے ذبح کیے جانے والے جانور اس سے مراد نہیں ہیں۔ چنانچہ متعدد تفاسیر قرآن مثلاً تفسیر کبیر، احکام القرآن للجصاص، حاشیہ صاوی علی جلالین، حاشیہ جمل علی جلالین، تفسیر مدارک، تفسیر خازن اور تفسیر روح المعانی وغیرہ میں اس آیت کریمہ کے تحت مذکور ہے: (والنظم ھذا للرازی) "والاھلال رفع الصوت ۔۔۔وکانوا یقولون عند الذبح باسم اللات والعزی فحرم اللہ تعالیٰ ذلک" ترجمہ: اہلال سے مراد آواز کو بلند کرنا ہے اور کفارِ عرب ذبح کے وقت لات عُزی کا نام لیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرما دیا۔"

(تفسیر کبیر، جلد4، صفحہ283، لاھور)

اور احکام القرآن کے الفاظ یہ ہیں: ” ولا خلاف بین المسلمین أن المراد به الذبیحة اذا أهل بها لغیر اللہ عند الذبح “ ترجمہ : مسلمانوں کے درمیان اس بات میں اختلاف نہیں ہے کہ آیت میں مراد وہ جانور ہے جس کے ذبح کے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کا نام لیا گیا ہو۔“

(احکام القرآن للجصاص، جلد1، صفحہ176، مطبوعہ کراچی)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”من ذبح لضیف ذبیحة کانت فداءہ من النار“ ترجمہ: جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ ذبیحہ دوزخ کی آگ سے اس کا فدیہ ہو گا۔

(کنز العمال، کتاب الضیافة، الفصل الاول، جلد9، صفحہ245، حدیث25852، مؤسسة الرسالہ)

درمختار میں ہے:” لو ذبح للضیف لایحرم لانہ سنة الخلیل و اکرام الضیف اکرام اللہ تعالی “ترجمہ: جس نے مہمان کے لیے ذبح کیا تو وہ حرام نہیں ہو گا کیونکہ یہ خلیل علیہ السلام کی سنت اور مہمان کا اکرام ہے اور مہمان کا اکرام اللہ تعالیٰ کا اکرام ہے۔

ردالمحتار میں ہے:”قال البزازی ومن ظن انہ لا یحل لانہ ذبح لاکرام ابن اٰدم فیکون اھل بہ لغیر اللہ تعالی فقد خالف القراٰن والحدیث والعقل فانہ لا ریب ان القصاب یذبح للربح ولو علم انہ نجس لایذبح فیلزم ھذا الجاھل ان لایاکل ماذبح القصاب وما ذبح للولائم والاعراس والعقیقة“ترجمہ: بزازی نے کہا: اور جس نے گمان کیا کہ وہ اس لئے حلال نہیں کہ اس کو بنی آدم کے اکرام کے لیے ذبح کیا گیا ہے تو یہ غیر اللہ کے نام سے ذبح ہوا، تو اس نے قرآن وحدیث اور عقل کے خلاف بات کی، کیونکہ بلا شبہ قصاب نفع کے لئے ذبح کرتا ہے اور اگر اسے معلوم ہو کہ یہ نجس ہے تو وہ ذبح نہ کرے، تو ایسے جاہل کو چاہیے کہ وہ قصاب کے ذبح کردہ کو نہ کھائے اور ولیمہ اور شادی اور عقیقہ کے لئے ذبح کردہ بھی نہ کھائے۔

(ردالمحتار علی الدرمختار، جلد9، صفحہ515، مطبوعہ کوئٹہ)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:”حق اس مسئلہ میں ہے کہ حلت وحرمت ذبیحہ میں حال وقول ونیت ذابح کا اعتبار نہ کہ مالک کا۔۔ پھر مسلمان ذابح کی نیت بھی وقت ذبح کی معتبر ہے اس سے قبل وبعد کا اعتبار نہیں۔۔ پھر اضافت معنی عبادت میں منحصر نہیں کہ خواہی نخواہی مدار کے مرغ یا چہل تن کی گائے کے

معنی ٹھہرا لیے جائیں کہ وہ مرغ و گاؤ جس سے ان حضرات کی عبادت کی جائے گی، جس کی جان ان کے لئے دی جائے گی، اضافت کو ادنی علاقہ کافی ہوتا ہے، ظہر کی نماز، جنازہ کی نماز، مسافر کی نماز، امام کی نماز، مقتدی کی نماز، بیمار کی نماز، پیر کا روزہ۔ اونٹوں کی زکوٰۃ، کعبہ کا حج، جب ان اضافتوں سے نماز وغیرہ میں کفر و حرمت درکنار نام کو بھی کراہت نہیں آتی، تو حضرت مدار کے مرغ، حضرت احمد کبیر کی گائے، فلاں کی بکری کہنے سے یہ خدا کے حلال کیے ہوئے جانور کیوں جیتے جی مردار اور سور ہوگئے کہ اب کسی صورت حلال نہیں ہوسکتے؟ یہ شرع مطہر پر سخت جرأت ہے۔۔۔ کیا ذبح نماز روزے سے بڑھ کر عبادت خدا ہے یا اس میں شرکت حرام، ان میں روا ہے۔۔۔ مطلقانیت غیر کو موجب حرمت جاننے والا سخت جاہل اور قرآن و حدیث و عقل کا مخالف ہے۔۔۔ دیکھو علمائے کرام صراحۃً ارشاد فرماتے ہیں کہ مطلقانیت و نسبت غیر کو موجب حرمت جاننا اور ما اُھل بہ لغیر اللہ میں داخل ماننا نہ صرف جہالت بلکہ جنون و دیوانگی اور شرع و عقل دونوں سے بیگانگی ہے، جب نفع دنیا کی نیت مخل نہ ہوئی تو فاتحہ اور ایصال ثواب میں کیا زہر مل گیا اور اکرام مہمان عین اکرام خدا ٹھہرا تو اکرام اولیاء بدرجہ اولیٰ، ہاں اگر کوئی جاہل اجہل یہ نسبت واضافت بقصد عبادت غیر ہی کرتا ہے تو اس کے کفر میں شک نہیں۔ پھر اگر ذابح اس نیت سے بَری ہے تو جانور حلال ہوجائے گا کہ نیت غیر اس پر اثر نہیں ڈالتی کما حققناہ اٰنفا مگر جبکہ حدیثا وفقہاً دلائل قاہرہ سے ثابت کر چکے ہیں کہ اضافت معنی عبادت ہی میں منحصر نہیں، تو صرف اس بناء پر حکم کفر محض جہالت و جرأت و حرام قطعی اور مسلمانوں پر ناحق بدگمانی ہے، تم سے کس نے کہہ دیا کہ وہ آدمیوں کا جانور کہنے سے عبادت آدمیان کا ارادہ کرتے ہیں اور انھیں اپنا معبود و خدا بنانا چاہتے ہیں؟" (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ269، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد ھاشم خان عطاری

17 رجب المرجب 1439ھ/04 اپریل 2018ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے